ہے یقیناً اکیسویں صدی میں یہ انسان انہی مشینوں کے شور، دھوئیں وبوجھ تلے دب کر رہ جائیگا۔ بظاہر تو بیسویں صدی میں انسانیت اور خصوصاً مسلمانوں کا جنازہ پڑھا جا چکا ہے۔ معلوم نہیں کہ اکیسویں صدی میں سائنس ٹیکنالوجی اور ترقی و خوشحالی کا ہنر کس چیز کا جنازہ پڑھائیگا۔ بقول اقبالؒ

ع تو ہے میت یہ ہنر تیرے جنازے کا امام

یورپ کی مادی ترقی اور سائنسی ایجادات نے انسان کے مستقبل کو آج محفوظ بنا دیا ہے یا پہلے سے زیادہ مشکوک؟ جوں جوں نئی صدی قریب آرہی ہے پوری دنیا کو سائنس و ٹیکنالوجی کے "معراج" کمپیوٹر کے بہت بڑے مسئلے Y-2K نے چکرا کر رکھ دیا ہے۔ دراصل تمام کمپیوٹر پروگرامز اور 31 دسمبر 1999ء تک کے لئے تھے۔ رات بارہ بجے کے بعد جب سن 2000ء شروع ہوگا اور یہ پرانے کمپیوٹرز کے کلینڈر میں موجود نہیں جس سے تمام کمپیوٹر کا سیٹ اپ ڈسٹرب ہو جائے گا۔ اور اسکے ساتھ کمپیوٹر کا عالمی نیٹ ورک یعنی InterNet, Email وغیرہ بھی بے حد متاثر ہو جائے گا۔ امریکہ اس مقصد کا حل ڈھونڈنے کے لئے پچاس ملین ڈالر سے زیادہ رقم خرچ کر رہا ہے۔ اسی طرح اقوام متحدہ نے بھی ایک خصوصی کمیشن اس مقصد کیلئے بنایا ہے لیکن اب تک اسکا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔ ایشیاء میں اس بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں چین، جاپان، بھارت، روس، انڈونیشیا، ملائیشیا وغیرہ ہونگے۔

دراصل عہد حاضر کا تمام عالمی نظام جو سکڑ کر کمپیوٹر میں سمٹ آیا ہے 31 دسمبر رات بارہ بجے کمپیوٹر کی ایک چھوٹی سی ٹیکنیکل غلطی کے باعث اس "مشینی کائنات" کا پہیہ تقریباً جام ہو جائے گا۔ پوری دنیا اور خصوصاً مغربی سائنسدان گزشتہ کئی سالوں سے سر جوڑ کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈ رہے ہیں لیکن قدرت انسان کو اسکی کم علمی اور ناقصیت کی وجہ سے اپنی طاقت تسلیم کرانے پر مجبور کر رہی ہے۔ ع ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

عہد حاضر کے انسانوں نے کئی بار سائنس و ٹیکنالوجی کی چھوٹی سی سیڑھی پہ چڑھ کر اپنے خالق (اللہ تعالیٰ) کو چیلنج کیا اور کبھی کائنات کے چھوٹے سے سیارے چاند پر اتر کر اس نے اپنی جھوٹی عظمت کا جھنڈا لہرانا چاہا تو کبھی کلوننگ کے ذریعے تخلیق و پیدائش کا نعرہ بلند کرنے کا دعویٰ

کیا لیکن اللہ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی اس چھوٹی سی مشین ''کمپیوٹر'' میں نقص کے ذریعے ایسا الجھادیا ہے کہ وہ بالکل بے بس ہو گئے ہیں۔ بقول اقبالؒ ؎

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا　　　اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا　　　آج کچھ فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا

اسی طرح سائنس و ٹیکنالوجی کی بے چارگی پر کیفیؒ نے کیا زبردست تبصرہ کیا ہے۔ ؎

جس قدر تسخیرِ خورشید و قمر ہوتی گئی　　　زندگی تاریک سے تاریک تر ہوتی گئی

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے فوائد یقیناً کافی ہیں اور ہم بھی اس کے مخالف نہیں خود دارالعلوم حقانیہ گزشتہ کئی سالوں سے انٹرنیٹ کے ساتھ منسلک ہے۔ اور ان شاء اللہ چند دنوں تک اسکی اپنی ایک ویب سائٹ بھی کام شروع کر دیگی۔ لیکن مغربی سائنس دانوں نے ہمیشہ ٹیکنالوجی سے غلط کام لیا ہے۔ اسی کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مثال آپ کے سامنے ہے جس پر دنیا بھر کے فاسد خیالات اور جنسی خرافات بھر دی گئی ہیں۔ آج چھوٹے بچوں اور نوجوانوں کو مکمل طور پر مفلوج کرنے کیلئے کیا کچھ نہیں پیش کیا جارہا۔ پھر اسی کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے سے مختلف خطرناک وائرس بھی ایجاد ہو گئے ہیں جو سیکنڈوں میں آپ کا سب کچھ برباد کر سکتے ہیں۔ پھر ابھی حال ہی میں ایک ایسا خطرناک انٹیٹ کمپیوٹر وائرس دریافت ہوا ہے جسے ''ایکسپلوژن وائرس'' کا نام دیا گیا ہے۔ اگر آپ کا کوئی دشمن ہے تو اب اسکو آپ پر گولی چلانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ ''ایکسپلوژن وائرس'' (بارودی جراثیم) کے ذریعے آپکو اپنے کمپیوٹر کے ذریعے مار سکتا ہے۔ وہ یوں کہ جب آپ اپنا کمپیوٹر آن کریں گے تو اسی لمحے آپ کا کمپیوٹر بم کی طرح پھٹ جائے گا۔ جس سے آپ شدید زخمی یا ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ اکبر الہ آبادیؒ نے سائنس و ترقی کمپیوٹر و انٹرنیٹ کی ایجاد کا مذاق اڑایا تھا۔

؎ جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی　　　موت کا روکنے والا کوئی پیدا نہ ہوا

سائنسدانوں نے کبھی ایٹمی ہتھیار بنا کر اور کبھی کیمیاوی گیسیں بنا کر اور اسی طرح ڈش، وی سی آر، ویڈیو گیمز وغیرہ بنا کر انسان کو تباہ اور گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ بیسویں صدی میں سائنس و تحقیق، علم و انکشاف کا مظاہرہ ہم ہیروشیما، ناگاساکی پہلی اور دوسری جنگ عظیم،